بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۹
یوم چہار شنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۵۳/۱۸ | ۴ ماہ امان ۱۳۴۳ ہش / ۱۹ شوال ۱۳۸۳ھ / ۴ مارچ ۱۹۶۴ء | نمبر ۵۴ |
|---|---|---|

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

### کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللھم آمین

## اخبار احمدیہ

ربوہ — مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد ڈیرہ غازیخاں سے مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۴ء کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

مکرم صوفی عبدالغفور صاحب مبلغ امریکہ ۲۵ فروری کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس پہنچے ریلوے سٹیشن پر قائمقام وکیل اعلیٰ اور دیگر وکلاء کے علاوہ اہل ربوہ نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں آنا مبارک کرے۔ اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق سے نوازے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور ہمیشہ وفا اور صدق کا خیال رکھو

## اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز ترک مت کرو

"نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو وفا اور صدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے۔ جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے، اخلاق کو درست کرتی ہے، دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر مزے پر غالب ہے۔ لذات جسمانی کے لئے ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔

نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے۔ اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھ دی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔ . . . . . اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی۔ جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے۔

من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی

آئندہ کے سب وعدے اسی سے وابستہ ہیں۔ ان باتوں کو فرض جان کر ہم نے بتلا دیا ہے۔"

(البدر ۸ مارچ ۱۹۰۴ء)

# تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء جماعت دہم کے اعزاز میں الوداعی تقریب

## طلباء کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی بیش قیمت نصائح

ربوہ — مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۶۴ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں میٹرک کے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء جماعت دہم کے اعزاز میں طلبائے جماعت نہم کی طرف سے ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بعض دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں چنیوٹ کے تعلیمی اداروں کے سربراہوں میں سے مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول۔ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ہیڈ ماسٹر اصلاح ہائی سکول اور مکرم چوہدری محمد بشیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ نارمل سکول بھی ربوہ تشریف لا کر اس تقریب میں شریک ہوئے۔

تقریب کا آغاز سکول کے نو تعمیر شدہ ہال میں نماز عصر کے بعد (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

# خطبہ جمعہ

## سچے مذہب کی پیروی سے دینی برکات کے ساتھ دُنیوی کامیابیاں بھی حاصل کی جاسکتی ہیں

## مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان حقیقی ایمان حاصل کرے اور اپنے آپکو پوری طرح خدا تعالیٰ کے سپرد کردے

## مذہب اور مادیات کے باہمی تعلق اور اُن کی حدود کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ — فرمودہ ۱۷ر جولائی ۱۹۳۶ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے

### سب فطرتوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے

تجویز فرمایا ہے۔ دنیا میں مذہب اور اخلاق اور انسان کی وہ ضروریات جو اس کے جسم کے ساتھ وابستہ ہیں وہ ایسی مشترک ہیں کہ ان میں آپس میں فرق کرنا مشکل ہے۔ جب کبھی ہم نیچے سے اوپر کی طرف آتے ہیں یعنی جسم کی ضرورتوں کے تقاضوں پر غور کرتے ہوئے اخلاقیات اور پھر مذہب کی طرف آتے ہیں تو بظاہر ساری مادیات کا ہی جزو معلوم ہوتی ہیں اور اگر ہم اوپر سے نیچے کی طرف آتے ہیں یعنی

### مذہب سے مادیات کی طرف

آتے ہیں تو بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساری باتیں مذہب سے تعلق رکھتی ہیں یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ جو مادیات پر غور کرنے کے عادی ہیں۔ آہستہ آہستہ مذہب کی تمام ضرورتوں اور اس کے تمام احکام کو مادیات کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ اور جو مذہب پر غور کرنے کے عادی ہیں وہ ہر ایک شے کو مذہب کا جزو قرار دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے نزدیک دنیا کی معمولی سے معمولی بات بھی مذہب کا حصہ ہے۔ ہمارے ملک اور یورپ میں یہ

### امتیازی نشان

ہے کہ ہمارے لوگ ہر ایک بات کو خواہ اخلاق سے تعلق رکھتی ہو یا مادیات سے ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اسے مذہب کا جزو بنا دیں اور یورپین لوگوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ روحانیات اور اخلاقیات کو

### مادی دنیا کا حصہ

بنا دیں۔ وہ لوگ اگر الہام پر غور کرنے لگتے ہیں تو یہی کہتے ہیں کہ یہ انسانی افعال کا جزو ہے۔ وہ اخلاق پر غور کریں گے تو اسی نقطہ نگاہ سے کہ اس سے انسان کو دنیوی فائدہ ہوتا ہے اور اگر مذہب پر غور کریں گے تو یہی کہیں گے کہ ادنیٰ قسم کے لوگ جو غیر تعلیم یافتہ ہیں مذہب کے نام سے

### جرائم اور فتنہ وفساد

سے بچ جاتے ہیں۔ اس کے مقابل مسلمانوں کو دیکھا جائے تو وہ ہر چیز مذہب کا حصہ بنانے کی فکر میں ہیں گویا نماز روزہ سے اتر کر اخلاق اور دنیوی تمام ضروریات خواہ کسی انجمن کا قیام ہو یا کسی جلسہ کا انعقاد ہو وہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے نزدیک اسلام کا حصہ ہیں اور ان میں شامل نہ ہونے والا کافر و مرتد ہے۔ اس معاملہ نے آہستہ آہستہ ایسا

### خطرناک غلو

پیدا کیا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی جزئیات بھی خواہ وہ مادی ہوں یا اخلاقی مذہب کا حصہ ٹھہرائی گئی ہیں اور اب تو مذہب آدمیوں کے نام پر ہو گیا ہے۔ فلاں مولانا صاحب کا یہ مذہب ہے اور فلاں عالم کا یہ۔

غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ درحقیقت

### مادیات اخلاق اور مذہب

اس قدر قریب قریب ہیں کہ عام آدمی کو معلوم نہیں ہوتا کہ کہاں سے ایک کی حد شروع ہوتی ہے۔ اور کہاں ختم ہوتی ہے۔ اگر مذہب اخلاقیات سے اتنا قریب نہ ہوتا کہ انسان کو پتہ نہ لگتا کہ مذہب اپنی حد سے نکل کر

### اخلاقیات کی حد

میں داخل ہوتا ہے یا اخلاقیات۔ مادیات سے اتنا قریب نہ ہوتے کہ انسان کو معلوم نہ ہوتا کہ اخلاقیات اپنی حد سے نکل کر مادیات کی حد میں داخل ہوتے ہیں تو اتنا اختلاف جو آج پایا جاتا ہے نہ ہوتا۔ پس اس اختلاف سے معلوم ہوا کہ دونوں

### ایک زنجیر کی کڑیاں

ہیں اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور اتنی قریب ہیں کہ انسان نہیں سمجھ سکتا کہ دونوں کی حدود کیا ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ نیچے سے اوپر جانے کی وجہ سے یعنی مادیات سے مذہب کی طرف جانے کی وجہ سے چونکہ انسان مادیات سے اثر قبول کر چکا ہوتا ہے اس لئے وہ اوپر کی چیزوں کو مادیات کے تابع کرتا چلا جاتا ہے۔ اور جو مذہب کا مطالعہ کرتے ہوئے مادیات کی طرف آتا ہے وہ اخلاقیات اور مادیات کو بھی مذہب کے تابع کر دیتا ہے اس لئے کہ وہ اوپر سے اثر قبول کر چکا ہوتا ہے۔ اور چونکہ ان میں آپس میں کامل ہٹ بہت ہے اس لئے امتیاز مشکل ہے۔ اسی امتیاز کے نہ کرنے کی وجہ سے

### دو گروہ

پیدا ہو گئے ہیں ایک ہر شے کو مادیات کے تابع کرتا ہے اور دوسرے ہر شے کو روحانیات کے ماتحت۔ مگر بار یک نظر والا ان دونوں گروہوں کو غلطی پر قرار دے گا اوپر سے نیچے آنے والے نے فرق کو دیکھا نہیں۔ اس نے غلطی کی۔ اور نیچے سے اوپر جانے والے نے تفاوت کی طرف نگاہ نہ اٹھائی۔ اس نے بھی غلطی کی لیکن

### رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی

میں دونوں پہلو نظر آتے ہیں اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا کے مادی مصلح بھی ہیں۔ اخلاقی مصلح بھی ہیں اور روحانی مصلح بھی ہیں۔ اور آپ کی حیاتِ طیبہ تمام کی جامع نظر آتی ہے۔ اگر ایک طرف آپ تعلیم دیتے ہیں کہ

### الدّعاء مخ العبادۃ

تو دوسری طرف روحانیت کی تکمیل کے متعلق زور دیتے ہیں۔ دعا کا تعلق اللہ تعالےٰ اور بندے کے درمیان ایسا ہے جیسے بچے اور ماں کا تعلق۔

### دعا کے معنے

پکارنے کے ہیں۔ پکارنے والا تب پکارتا ہے جب اسے یقین ہو کہ میری مدد کرے گا کیونکہ کون اپنے دشمن کو مدد کے لئے پکارتا ہے؟ کہ مجھے آکر بچاؤ بلکہ انسان ایسے وقت میں خاموش رہتا ہے تاکہ کوئی اس پر ہنسے نہیں۔

### دعا میں تین چیزیں

پائی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ اپنے دل میں یقین کرے کہ میری بات قبول کی جائے گی دوسرے یہ اعتماد رکھے کہ جس کو میں پکارتا ہوں اس میں میری مدد کرنے کی طاقت ہے۔ تیسرے ایک فطرتی لگاؤ جو انسان کو باقی ہر قسم کے لگاؤ سے پھیر کر اسی کی طرف لے جاتا ہے۔ پہلے دو تو

### عقلی نکتے

ہیں تیسری فطرتی محبت ہے جو دوسری طرف سے اس کی آنکھ کو بند کر کے محبوب کی طرف لے جاتی ہے بچہ اور ماں کی مثال کو دیکھ لو بچہ کا ماں سے فطرتی تعلق ہوتا ہے قطع نظر اس سے کہ ماں اس کی مدد کر سکے یا نہ کر سکے وہ اسے پکارتا ہے۔ ایک سمندر میں ڈوبنے والا بچہ باوجود یہ جاننے کے کہ میری ماں

تیرا نہیں جاتی۔ پھر بھی اپنی ماں کو آواز دیتا ہے کہ مجھے بچاؤ کسی دوسرے کو آواز نہیں دیتا کہ کوئی مجھے بچائے بلکہ بے اختیار اپنی ماں کو پکارتا ہے۔ یہ

## جذباتی تعلق

ہے۔ جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الدعا مخ العبادۃ۔ بغیر دعا کے انسان کے ایمان کو کامل نہیں کیا جا سکتا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بندے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان تعلق کو

## ماں اور بچہ کا سا تعلق

قرار دیا ہے کہ دنیا سے آنکھ بند کر کے اسی کی طرف بھاگے۔ جب کبھی دکھ پہونچے۔ تو بھاگ کر اسی کے آستانہ پر گرے

دوسری چیز اخلاق ہے ہم دیکھتے ہیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں ایسے

## باریک در باریک اخلاقی پہلو

معلوم ہوتے ہیں کہ باریک نگاہ والے بھی دیکھ نہیں سکتے۔ مثلاً بیویوں کے معاملہ میں ہی آپ کے متعلق آتا ہے۔ کہ جب کوئی آپ کی بیوی پانی پیتی۔ آپ اسی جگہ منہ لگا کر پیتے جہاں سے اس نے پیا ہوتا۔ یہ کتنی چھوٹی سی بات ہے مگر کیا باریک نکتہ ہے کہ

## انسانی محبت

بڑے بڑے معاملات سے نہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ اخلاق کے بڑے معاملات میں بھی آپ نے ایسی تعلیم دی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ساری عمر اخلاقیات کا مطالعہ کرتا رہا ہے۔ بنی نوع انسان کے باہمی تعلقات۔ رشتہ داروں کے باہمی تعلقات۔ انسان کے ذاتی کیرکٹر کی تفصیلات۔ جھوٹ۔ خیانت۔ بدگمانی سے پرہیز۔ تمام امور نظر آتے ہیں اور کوئی ایسی بات نہیں جس کا ذکر نہ آیا ہو۔ بلکہ اپنی ذات میں ایسا

## کامل نمونہ

دکھایا ہے کہ اگر کسی شخص کو بیسیوں زندگیاں عطا ہوں۔ تب بھی اس کمال کو نہیں پہنچ سکتا تیسری چیز مادیات ہیں۔ ان کے لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں

## مادیات میں اصلاح کی تعلیم

بھی معلوم ہوتی ہے۔ سڑکوں کو کھلا کرو۔ پانی کی صفائی رکھو۔ رستہ کی صفائی کرو

مکان کتنے ہوں۔ وغیرہ احکام سے آپ کی تعلیم پُر ہے۔ پس مادیات کے لحاظ سے بھی آپ کی تعلیم ایسی مکمل ہے۔ کہ حیرت آجاتی ہے۔ تمام ضروری مادی چیزیں خواہ وہ سیاست سے تعلق رکھتی ہوں یا تمدن سے تعلق رکھتی ہوں۔ یا تجارت سے یا صنعت سے متعلق ہوں۔ ہر ایک شے کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اپنی جگہ پر بیان فرمایا ہے۔ لیکن باوجود اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے لوگوں کی طرح یہ نہیں کیا۔ کہ دنیا کی

## ہر شے کو مذہب کا حصہ

قرار دے دیا ہو۔ مثلاً آپ کے متعلق واقعہ آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ کچھ لوگ کھیتی باڑی کر رہے تھے۔ آپ پاس سے گذرے تو وہ نر و مادہ پودوں کو ملا رہے تھے آپ نے فرمایا کیا حرج ہے اگر نہ لگاؤ۔ لوگوں نے لگانے چھوڑ دیئے۔ تو دوسرے سال پھل بہت کم آیا۔ آپ نے ان درختوں کو دیکھ کر دریافت فرمایا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ہی فرمایا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے حکم نہیں دیا تھا۔ آپ لوگ اپنی دنیاوی باتوں کو مجھ سے اچھا جانتے ہیں۔

اب گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

## مادیات کو مذہب سے جدا

کر دیا۔ وہ زبان بھی خدا کے رسول کی زبان تھی۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ خدا کے رسول کی زبان تھی۔ آپ نے مادیات کو مادیات قرار دے کر فرمایا کہ تم ان باتوں کو زیادہ جانتے ہو۔ مگر آج کل کے مولوی تو ایسا کرتے ہیں کہ خواہ ان کے منہ سے انہونی بات بھی نکلے۔ اس کے نہ ماننے سے اسلام کے دائرہ سے خارج اور کافر مرتد ہونے کا

سوال پیدا ہو جاتا ہے۔

دوسری طرف مغربی گروہ ہے۔ اس کے نزدیک

## مذہب پر ایمان لانا

ضروری ہے۔ نہ ان کے نزدیک آپ کی تعلیم کی عزت ہے۔ نہ اخلاق کی حرمت وہ ہر شے کو مادی قرار دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے فلاسفروں نے کہا کہ سوال یہ نہیں کہ خدا نے دنیا کو کس طرح پیدا کیا۔ بلکہ یہ ہے کہ انسان نے خدا کو کس طرح پیدا کیا۔ ان کے نزدیک خدا کا سوال

## انسانی ارتقاء کا نتیجہ ہے

اور یہ کہ بے شک خدا وجود ایک حقیقت ہے لیکن دماغی ترقی کی وہ انتہائی کڑی ہے اور کچھ نہیں۔ ان کے نزدیک انسان نے اپنے لئے ایک اچھا نمونہ تلاش کرنا چاہا۔ جب یہ انسانوں میں ایک اعلیٰ نمونہ تلاش نہ کر سکے۔ تو انہوں نے انسانوں سے باہر ایک ذہنی نقشہ تیار کیا۔ پہلی کوشش انسان کی ایسی کامیاب نہ تھی۔ مگر جوں جوں وہ زیادہ غور کرتا گیا زیادہ ترقی کرتا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے ایک کامل نقشہ تیار کر لیا۔ اس کا نام خدا ہے۔ اور ہر انسان کا فرض ہے کہ اس کا حکم مانے۔ یعنی اس کی نقل کرنے کی کوشش کرے۔ بغیر اس کی نقل اتارنے کے انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بھی خدا تعالےٰ کو مانتے ہیں۔ اور اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ مگر اس لئے نہیں کہ خدا نے انسان کو پیدا کیا۔ بلکہ اس لئے کہ انسان نے آخر کار ایک کامل وجود کو دریافت کر لیا۔

غرض ان لوگوں نے خدا کو بھی

## مادیات کا حصہ قرار

دے لیا ہے۔ اور دوسری طرف ہمارے مولویوں نے ہر ایک شے حتیٰ کہ اخبار سوسائٹی اور جلسہ کو بھی مذہب کا حصہ ٹھہرا لیا ہے۔ لیکن اس طریق سے نہ دنیا کی اصلاح ہو سکتی ہے نہ مذہب کی۔ جس گروہ نے مادیات کو روحانیات کے تابع کیا۔ وہ کہتا ہے کہ نماز پڑھنے سے دنیا حاصل ہو جاتی ہے۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ دنیا میں کمانا کھانا کھلانا۔ غذا کے حصول کا موجب ہیں۔ یہ دین کو خیالی نقطہ سے حاصل کرنا چاہتا ہے اور وہ دنیا کے پیچھے تمام روحانیات کو قربان کرنا چاہتا ہے۔

پس یہ دونوں

## دھوکہ خوردہ اور دھوکہ دینے والے

ہیں۔ اصل حقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمائی ہے کہ یہ دونوں الگ الگ ہیں اور دونوں ضروری ہیں۔ اور ان کو ملانا جائز نہیں۔ جیسے کہ آپ نے فرمایا کہ بے شک عبادت ضروری ہے لیکن ان لنفسک علیک حق و لزوجک علیک حق و لجارک علیک حق۔ مگر تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس ہمیں تینوں قسم کے ذرائع کا استعمال ضروری ہے۔ ان میں سے ایک تو دعا توجہ الی اللہ اور انابت اور عبادت سے کام لینا ضروری ہے۔

دوسرے نفس پر قابو پانا جذبات کو دبانا اور علم النفس پر غور کرنا۔ تیسرے مزدوری اور اپنے پیشہ میں دیانت سے کام لینا۔ علم دنیوی اور سائنس کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ پس ہر ایک شے ضروری ہے۔ مگر

## الگ الگ دائرہ کی ضرورت ہے

جو ایک دوسرے کو ملا دیگا یا تقدیم تاخیر کرے گا وہ غلطی کرے گا۔ یورپ نے روحانیت کو دنیا کے تابع کر کے دنیا کو حاصل کر لیا۔ دوسرا فقرہ اس کے برعکس یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم نے مذہب کو مقدم کر کے مذہب کو حاصل کر لیا لیکن افسوس کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ہمارے ہاں لوگوں نے خدا کے مذہب کو مقدم نہیں کیا۔ بلکہ اپنے

## نفسانی جذبات کا نام مذہب

رکھا۔ اس لئے نہ مذہب ملا نہ دنیا۔ اس لحاظ سے یورپ کو فضیلت ہے کہ اس نے کچھ تو حاصل کر لیا جس کو مقدم کیا وہ تو مل گیا۔ مگر انہوں نے جس کو مقدم کیا اسے بھی کھو بیٹھے اسی حالت کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا۔ جو لوگوں کی صحیح راہنمائی

---

# انتخاب نمائندگان برائے مجلس مشاورت

مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد از جلد اطلاع دیں۔ گذشتہ سال بہت سی جماعتوں کے نمائندگان نہ آتے تھے۔ یہ طریق درست نہیں۔ سب جماعتوں کو چاہیئے کہ شوریٰ میں اپنے نمائندے بھجوائیں اور یہ تصدیق بھی ساتھ بھجوائیں کہ ان اصحاب کے ذمہ چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا کوئی بقایا نہیں ہے۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

کرکے مذہب کو مذہب کی جگہ اور اخلاق کو اخلاق کی جگہ اور دنیا کو دنیا کی جگہ رکھتے ہیں۔ بظاہر وہ

## روحانی پیغام

لے کر آتے ہیں مگر ان تینوں چیزوں کا گہرا تعلق ہے اور روحانیت میں کمال سے اخلاق کا درست ہونا لازمی امر ہے۔ اخلاق کی نگہداشت سے مادیت کی درستی لازمی ہے مگر اس کا عکس درست نہیں۔ یعنے یہ ضروری نہیں کہ جس کی دنیا درست ہو اسکے اخلاق بھی درست ہوں۔ اور جس کے اخلاق درست ہوں اس کا مذہب بھی درست ہو۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ خدا کا منشاء انسان کو اپنی طرف لانے کا ہے پس اسنے اخلاق کی درستی اور مادی ترقی کو مذہب کے تابع کر دیا ہے تاکہ جو شخص اسکی طرف توجہ کرے اسے باقی سب کچھ آپ ہی آپ مل جائے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کامل مومن کو سب ترقیات حاصل ہوتی ہیں مگر کامل دنیا دار کے متعلق فرماتا ہے

## ضل سعیهم فی الحیوٰۃ الدنیا

انکی سب کوشش دنیا میں ہی غائب ہو جاتی ہے گویا روحانیت کے قبول کرنے والے کے لئے یعنی اوپر سے نیچے آنے والے کے لئے سیڑھی موجود ہے مگر نیچے سے اوپر جانے والے کے لئے سیڑھی موجود نہیں۔

پس معلوم ہوا کہ دنیا میں ان تینوں امور کے حصول کے لئے الگ الگ ذرائع ہیں لیکن ایک ذریعہ مشترک بھی ہے اور وہ

## خدا تعالیٰ سے کامل تعلق

پیدا کرنا ہے۔ اخلاق کے لئے کوشش کرنے سے اخلاق مل جائیں گے۔ مادیات کے لئے کوشش سے مادیات حاصل ہو جائیں گی مگر ہر ایک کوشش کا نتیجہ اسی دائرہ کے اندر محدود رہے گا مگر روحانیت کی درستی کرنیوالے کو ساری چیزیں ملیں گی صحابہ رضی اللہ عنہم ایمان لاتے وقت اس بات کی بیعت نہیں کرتے تھے کہ گلیاں چوڑی رکھیں گے سڑکیں کھلی رکھیں گے صفائی کریں گے بلکہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھتے تھے۔ اسی سے اخلاق درست ہوتے تھے۔

## اخلاق کی درستی سے لازماً دنیا درست ہوتی تھی

اس وقت ایک مسلمان کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو دنیا میں کوئی رد نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ سچ بولتا تھا اور تجارت میں دیانتدار و یکھ کر دنیا گویا مسلمان ہی کو تجارت سپرد کر دیتی تھی اور رعایا سے انصاف برتتے ہوئے دیکھ کر وہ لوگ چاہتے تھے کہ مسلمان ہی ہمارے حاکم ہوں۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا واقعہ

ہے کہ ایک موقعہ پر آپکو شام سے فوج ہٹانی پڑی کیونکہ رومیوں کی فوج زیادہ تھی لیکن شامی لوگ روتے اور اصرار کرتے تھے کہ ہم آپکی مدد کریں گے۔ آپ یہاں سے نہ جائیں۔ باوجود اس کے کہ رومی بھی عیسائی تھے اور شامی بھی عیسائی تھے مگر باوجود رومیوں کے ہم مذہب ہونے کے شامی اس بات پر آمادہ تھے کہ مسلمانوں کی مدد

کریں اور اپنی قوم کے ماتحت رہنا پسند نہ کرتے تھے اسکی وجہ یہی تھی کہ مسلمان

## اپنے ماتحتوں سے دیانتدارانہ سلوک

کرتے تھے۔

پس گو بادشاہت دنیوی شے ہے ہر مذہب کے لوگ بادشاہ ہوتے ہیں مگر مسلمانوں کی بادشاہت دنیوی نہ تھی یہ بادشاہت ان کو مذہب کے طفیل ملی تھی اسلئے مذہب کے پیچھے چلتی تھی اور اس وجہ سے اس میں ایسی خوبیاں تھیں کہ ان سے مذہبی اختلاف رکھنے والے بھی نہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی بادشاہت جاتی رہے مگر گو یہ حکومت لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے طفیل ملی تھی لیکن صرف زبانی دعوی کے طفیل نہیں بلکہ حقیقی ایمان کے طفیل سے کیونکہ زبانی دعوی والا تو دنیا سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے مگر جس کو سچا مذہب مل جائے اسکے اخلاق بھی درست ہو جاتے ہیں اور دنیا بھی۔ پھر چونکہ خدا تعالےٰ کو سب دنیا پر بادشاہت حاصل ہے اسلئے وہ سچے مذہب کے حامل کو ظلی طور پر بادشاہت دیدیتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک تاجر کی مثال اکثر سنایا کرتے تھے کہ اسنے ایک دفعہ کچھ رقم شہر کے بڑے قاضی کے پاس امانت رکھی کہ جب میں سفر سے واپس آؤنگا تو اپنی امانت لے لوں گا لیکن جب وہ واپس آیا اور اسنے اپنی تھیلی مانگی تو قاضی نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ

## کیسی تھیلی اور کیسی امانت

تاجر نے بہتیرے اتے پتے بتائے کہ فلاں وقت تھا اور فلاں دن تھا۔ اس طرح آپ بیٹھے تھے۔ قاضی نے کہا کہ مجھے تو کوئی یاد نہیں اور نہیں تو امانتیں رکھا ہی نہیں کرتا۔ اس جواب پر تاجر بہت پریشان ہوا۔ آخر اسے کسی نے بتایا کہ ہفتہ میں فلاں دن

## بادشاہ کا کھلا دربار

ہوتا ہے اور ہر شخص جا کر عرض کر سکتا ہے۔ تم اس دن جانا اور جا کر اپنا قصہ سنانا۔ اسنے ایسا ہی کیا مگر چونکہ تاجر کے پاس ثبوت کوئی نہیں تھا اسلئے بادشاہ نے کہا کہ شہر کے قاضی کو میں بغیر ثبوت کے کس طرح پکڑ سکتا ہوں۔ ہاں ایک صورت ہو سکتی ہے کہ فلاں دن میری سواری اور جلوس نکلے گا تو قاضی کے قریب ٹھہرنا میں جب آؤنگا تو تم سے بے تکلفی سے باتیں کروں گا۔ اور تم آگے سے ایسا ظاہر کرنا کہ گویا تم میرے دوست ہو۔ ڈر خاصتہ میں تمہیں کہونگا کہ آپ ملے نہیں تو آگے سے جواب دینا کہ پہلے میں تو سفر پر گیا ہوا تھا پھر جب آیا تو کچھ امانت ایک صاحب کے پاس رکھی ہوئی تھی اس کا جھگڑا تھا

## وصولی کی کوشش

میں ہوں اسلئے نہ مل سکا تو میں کہوں گا کہ نہیں تمہیں چاہیئے تھا کہ ہمیں آکر ملتے اور آخر ایسے جھگڑے بھی ہمارے پاس ہی آنے ہیں پھر ہمیں آکر کیوں نہ کہا تو جواب دینا کہ اچھا اگر طے نہ ہوا تو پھر حاضر ہو جاؤں گا۔

چنانچہ اس تاجر نے ایسا ہی کیا قاضی جو پاس ہی سلام کے لئے کھڑا تھا اسنے یہ باتیں سنکر تاجر کو اپنے پاس

بلایا اور کہا کہ میاں تم اس دن آئے تھے اور کسی تھیلی کا ذکر کرتے تھے۔ میرا حافظہ کچھ کمزور ہو گیا ہے

## کوئی نشان بتاؤ

تو شاید مجھے امانت یاد آجائے۔ تاجر نے پھر پہلی ہی کہانی دوہرا دی کہ اس اس طرح میں آیا اور فلاں مجلس میں بیٹھے تھے اور یوں میں نے تھیلی دی تھی تو قاضی کہنے لگا کہ آپ نے پہلے یوں نہ بتایا۔ یہ امانت تو میرے پاس محفوظ ہے اور روپیہ لاکر تاجر کے حوالے کر دیا۔ تو جب ایک دنیوی بادشاہ جس کو محدود طاقت حاصل ہے اسکی دوستی انسان کو یہ مقام دیدیتی ہے کہ اس سے بڑے بڑے لوگ خوف کھاتے ہیں تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ

## خدا تعالیٰ کی دوستی

کسی کو حاصل ہو اور دنیا اسکے قدموں پر نہ گر جائے۔ اس کا تعلق دیکھ کر تو ہر ذرہ آگے بڑھتا ہے کہ اس انسان کے

## قدموں پر نثار ہوکر

خدا تعالےٰ کی نظروں میں جگہ پائے۔

پس سچا مذہب حاصل کرکے انسان ساری دنیا کو حاصل کر سکتا ہے اور مذہب کے آنے سے سب باتیں آجاتی ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ باتیں جو صحابہ کرام کو حاصل ہوئیں تو انہوں نے دنیاوی طور پر حاصل نہیں کیں بلکہ دنیا مذہب کے تابع ہو کر انہیں ملی مگر اس کے لئے ایمان کامل ضروری ہے جو

## خدا تعالیٰ کی رضا

کو جذب کرے مثلاً ایک شخص جسے کامل ایمان حاصل ہو وہ کس طرح اعلیٰ اخلاق کو چھوڑ سکتا ہے۔ اور اگر اخلاق کے سارے شعبے انسان اختیار کرے اور ان پر عمل کرے تو سچائی۔ دیانت۔ امانت۔ تقویٰ اور طہارت سبھی کچھ

اسے حاصل ہوگا۔ اور ان کا لازمی نتیجہ علم ہنر ہوشیاری اور محنت ہوگا اور ایسے شخص کو لازماً دنیا بھی حاصل ہو جائے گی پس مومن کو سب سے زیادہ توجہ

## روحانی تعلق

کی طرف کرنی چاہیئے۔ ان لوگوں کی طرح نہیں جو آجکل سمجھتے ہیں کہ منہ سے اقرار کافی ہے۔ خدا تعالےٰ کی محبت زبان کی نہیں ہو سکتی بلکہ دل سے ہی ہو سکتی ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو پھر انسان

## ہر شے پر قبضہ

کر لیتا ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ منہ کی تھوک سے یا ایک قطرہ سے پہاڑ ڈھک جائیں مگر بادلوں سے ڈھک جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر دل سے محبت کا دھواں اٹھے تو اس سے اہم نتائج پیدا ہوں گے مگر جو منہ سے دعویٰ کرتا ہے وہ پاگل ہے اسے نہ دین ملے گا نہ دنیا۔

مومن کو

## کامل بننے کی کوشش

کرنی چاہیئے کیونکہ کسی نے کہا ہے ع

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

جب تک کوئی انسان کمال حاصل نہ کرے انعام نہیں مل سکتا۔ مذہب میں داخل ہونے سے بھی کمال ہی فائدہ دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ آجکل ہم سے فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جو گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ یا تو پوری مخالفت کرنے والے مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ۔ دوسرے چھوٹے چھوٹے مولویوں کو کوئی پوچھتا بھی نہیں یا کامل اخلاص رکھنے والے۔

## ادنیٰ تعلق فائدہ نہیں دیتا

# ایک ضروری اعلان

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہمارے ایک مخلص احمدی نوجوان دوست ابو طاہر صاحب وکیل بھاگلپور کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ماہر ڈاکٹروں سے معائنہ کرانے پر اس تکلیف کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ وہ چاہتے ہیں کہ اگر کوئی احمدی دوست یا ڈاکٹر میری بیماری کی تفصیل معلوم کرکے مجھے اس کے علاج یا مفید مشورہ سے اطلاع دے سکیں تو میں از حد ممنون ہوں گا۔ بیماری کی نوعیت یہ ہے کہ:-

۱۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو اچانک منہ سے خون آیا۔ تھوڑا تھوڑا کرکے دو یا تین دن تک۔ اس کے بعد ۱۹ دسمبر ۱۹۶۲ء کو پھر اسی طرح ہوا اور پھر ۶ مارچ ۱۹۶۳ء کو اور ۹ اگست ۱۹۶۳ء کو اور پھر ۲۱ دسمبر ۱۹۶۳ء کو منہ سے خون آیا۔ ہر دفعہ خون کی مقدار آدھ سیر کے قریب ہوتی ہے۔ جب کبھی تندرستی ہوتی ہے اور جسم میں خون کی زیادتی ہوتی ہے تو مندرجہ بالا کیفیت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ کوئی بیماری نہیں صرف بلغم کے دباؤ کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ ہر دفعہ خون کے ساتھ بلغم بھی آتی ہے جو خون کے اوپر جم جاتی ہے۔ پٹنہ۔ کلکتہ وغیرہ کے بڑے بڑے ڈاکٹروں سے معائنہ کروانے پر بیماری کی نوعیت کا پتہ نہیں چل سکا۔

علاوہ کسی مشورہ یا علاج کے احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست بھی ہے۔ اس بارے میں مجھے یا براہ راست ابو طاہر صاحب وکیل محلہ بڑہ پورہ بھاگلپور کو اطلاع دے کر ممنون فرمایا جائے۔

خاکسار

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

اصل میں کمال ہی تو فضل ملتا ہے بغیر اس کے انسان فضل سے محروم رہتا ہے اگر انسان سرجیہ بادا باد ماکشتی در آب انداختیم کہہ کر خدا تعالیٰ کی طرف چل پڑے تو اس کے ساتھ بھی پہلوں کا سا معاملہ ہوگا آخر

## خدا تعالیٰ کو کسی سے دشمنی نہیں

ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کامل طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے ڈال دے اور اس کے آستانہ پر گرا دے اس سے آپ ہی آپ اسے سب کچھ حاصل ہو جائے گا اور جو ترقی اس کے لئے ضروری ہوگی وہ آپ ہی آپ مل جائے گی آگ کے پاس بیٹھنے والے کے اعضاء کو دیکھو سب گرم ہوں گے اس کا چہرہ ہاتھ پاؤں جہاں ہاتھ لگاؤ گے گرم محسوس ہوگا تو پھر کس طرح ممکن ہے کوئی شخص سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خدا کے پاس آئے اور اس کے پاس بیٹھ جائے اور خدا تعالیٰ کا وجود اس کے اندر سے ظاہر نہ ہو۔

## آگ کے اندر لوہا

پڑ کر آگ کی خصوصیات ظاہر کرنے لگ جاتا ہے گو وہ آگ نہیں ہوتا اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے لوگوں سے خاص معاملات ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انھیں

## کن نیکوں والی چادر

پہنا دیتا ہے حتیٰ کہ نادان انہی کو خدا سمجھنے لگ جاتے ہیں حالانکہ وہ تو صرف خدا تعالیٰ کی صفات کا عکس پیش کر رہے ہوتے ہیں پس اگر کوئی مذہب سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اس کا طریق یہی ہے کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے کلی طور پر ڈال دے لیکن اگر قوم کی قوم اس طرح کرے تو اس پر خاص فضل ہوں گے اور وہ ہر میدان میں فتح حاصل کرے گی۔

## ہماری جماعت کے لئے

بھی یہی قدم اٹھانا ضروری ہے مگر بہت سے لوگ صرف کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت کرنی چاہیئے کہ ایک طبعی شے بن جائے صرف جھوٹا دعویٰ نہ ہو کیونکہ جھوٹ اور خدا تعالیٰ کی محبت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے جھوٹ ایک ظلمت ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ایک نور۔ پس

## نور اور ظلمت کیسے جمع ہو سکتے ہیں؟

ایسے شخص کے اندر نہ سستی ہو نہ فریب نہ دغا کیونکہ یہ سب ظلمات ہیں اور خدا تعالیٰ ایک نور ہے

اللہ نور السمٰوٰت والارض

جب یہ برائیاں کسی قوم سے مٹ جائیں تو وہ قوم ذلیل نہیں رہتی اس پر سے ذلت جاتی رہتی ہے اور عزت حاصل ہو جاتی ہے پس اپنی اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جس سے خدا تعالیٰ دوست بن جائے اور صرف منہ سے کہنے کا فائدہ نہیں نہ فقوے بازی سے کام چل سکتا ہے اور نہ اس سے فائدہ ہو سکتا ہے کہ ہم کوئی انجمن بنا لیں یا کارخانے کھول لیں یہ سب باتیں بجز وکا ہیں جو شخص ادنیٰ باتوں سے آزاد ہونا چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ

## اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ڈال دے

ایسی حالت اگر لمحہ کے لئے بھی حاصل ہو تو دنیا میں تغیر پیدا کر دیتی ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ دو بادل ایک لمحہ کے لئے ملتے ہیں تو ان سے چمک پیدا ہوتی ہے اور تاریک رات کو روشن کر دیتی ہے پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ

## بندہ اور خدا آپس میں ملیں

خواہ ایک منٹ کے لئے ہی کیوں نہ ہو تو ایک ایسا نور پیدا ہو جو سب دنیا کو روشن کر دے،

---

مندرجہ ذیل مجالس نے بھی اپنی کارگزاری کی رپورٹیں ارسال کی ہیں:-

مجالس تخت ہزارہ چک ۶۴۶ گ ب ضلع لائلپور منٹگمری شہر چک ۱۵۲ شمالی سرگودہا۔ چک ۶۱ ج ب لائلپور چک ۶۸ ج ب۔ چک ۳۹ ڈی بی سرگودہا۔ پڑانوالہ۔ میانوالی سعد اللہ پور گجرات۔ گرمولہ درکاں چک ۸۴ ج ب۔ چک ۸۶ ج ب لائلپور۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ محمد آباد ضلع جہلم چک منگلا ضلع سرگودہا۔ شاہ پور صدر۔ گوکھووال چک ۲۸۳ گ ب لائلپور۔ مانوالہ۔ اوکاڑہ۔ چنگا بنگیال۔ پنڈ سیگو وال واہ کینٹ۔ گجرات شہر۔ چک سکندر۔ سرگودہا شہر چک ۴۳ جنوبی سرگودہا۔ کوٹ مومن ضلع سرگودہا چک ۲۷ جنوبی سرگودہا خوشاب۔ چک ۳۸ جنوبی سرگودہا۔ سکندر آباد میانوالی گوجرہ۔ جڑانوالہ چک ۲۹۶ گ ب۔ ضلع لائلپور چک ۳۰۰ گ ب لائلپور۔ کھرڑیانوالہ چک ۵۶۳ گ ب شرقی لائلپور ہڑپارہ ضلع لاہور۔ چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ۔ پھلو بھٹی ضلع سیالکوٹ۔ رونڈی حسن باڈہ۔ محمد آباد ضلع تھرپارکر کنری۔ پھیروچچی نصرت آباد سٹیٹ۔ میرپور آزاد کشمیر اور چک ۶/۱۱-ایل۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور مزید خدمت دین کی توفیق دے آمین

عبدالشکور اسلم۔ مہتمم اشاعت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

---

## درخواست دعا

میری اہلیہ ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے،

(بشارت الرحمٰن۔ دار الصدر۔ ربوہ)

---

# مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی

## ماہ جنوری ۱۹۶۴ء کی رپورٹوں کا خلاصہ

نوٹ:- خدام الاحمدیہ کی مجالس ہائے پاکستان کی ماہ جنوری ۶۴ء کی مساعی کا مختصر خاکہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس خلاصہ میں صرف وہ رپورٹیں شامل ہیں جو بروقت مرکز میں موصول ہوئیں۔ دیگر مجالس کو بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی مساعی سے بروقت مرکز کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کی مساعی بھی شامل کی جا سکیں۔

### علیپور ہاں:-

خدام کی تعداد ۴۰ ہے۔ ۵۰۰ کی تعداد میں کتابچہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" تقسیم کیا گیا۔ ۱۰ افراد زیر تربیت ہیں مجلس عاملہ کے چار اجلاس ہوئے۔ ۵ مرتبہ اجتماعی وقار عمل کیا گیا جن میں کل ۲۷ خدام نے شرکت کی اور ۵ گھنٹے کام کیا۔ ۲ مریضوں کا مفت علاج اور ۵۰ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ ۲ خدام نے اپنا پیشہ دوسرے خدام بھائیوں کو مفت سکھایا۔

### انور آباد ضلع لاڑکانہ

کل ۲۵ خدام ہیں۔ ۲ خدام کو نماز باترجمہ سکھلائی گئی۔ ۱۰ تبلیغی پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ خدام نے تحریک جدید میں ۲۲۸ اور وقف جدید میں ۵۰-۴۳ روپے کے وعدہ جات کئے ہیں۔ ۱۵ روپے بطور امداد غریب افراد کو دئے گئے اور ۴ چار بیماروں کی عیادت کی گئی۔

### چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور

دو خدام نے ایک ایک دن پیغام حق پہنچانے کے لئے وقف کیا دو بار اجتماعی وقار عمل کیا گیا۔ ۱۰ مریضوں کو مفت ٹیکے لگائے گئے ۲۵ غریب افراد کو کھانا کھلایا گیا۔

### رحیم یار خاں۔

خدام الاحمدیہ کی تعداد ۸۰ ہے۔ ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ بیس افراد زیر تربیت ہیں اس ماہ خدام کی مساعی کے نتیجہ میں بفضلہٖ تعالیٰ دو افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

### راولپنڈی

۴ اجلاس عاملہ اور ۲ اجلاس عام ہوئے خدام کو سینما بینی سے روکا گیا۔ اسکے نتیجہ میں ۱۱ خدام نے اس لغو کام کو ترک کر دیا۔ اسی طرح مجلس کی تحریک پر ایک خادم نے سگرٹ نوشی ترک کر دی۔ ایک بار مرکزی وقار عمل کیا گیا۔ تشحیذ کے تین نئے خریدار بنائے گئے۔ پینتیس مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ دوران ماہ سات افراد کو ملازمت دلانے کی کوشش کی گئی۔ جن میں سے چار کو بفضلہٖ تعالیٰ کام مل گیا۔

### کھاریاں

مجلس عاملہ کے چار اجلاس ہوئے چار خدام نے پچاس گھنٹے تبلیغ کے لئے وقف کئے دو سو پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ ۲ خدام حج سکیم میں داخل ہوئے۔

### لائل پور:-

مجلس عاملہ کے تین اجلاس ہوئے۔ چھ سو مریضوں کو مفت ادویہ دی گئیں ایک سو بیس ٹیکے لگائے گئے۔ پندرہ خدام نے خود بھوکا رہ کر اپنا کھانا غریب افراد کو کھلایا۔ تین سو افراد کو کھانا کھلایا گیا دو سو اکتالیس ٹریکٹ تقسیم کئے۔ تبلیغی مساعی پر خاص توجہ دی گئی۔

### لالیانوالہ ضلع لائلپور

دس خدام نے پندرہ گھنٹے پیغام حق پہنچانے کے لئے وقف کئے اور سو پمفلٹ تقسیم کئے ایک بار اجتماعی وقار عمل ہوا جس میں ۸۲ خدام نے ایک گھنٹہ کام کیا۔ پچیس افراد کو کھانا کھلایا گیا۔

### لاہور

کل سات سو سات خدام ہیں۔ تیس خدام روزانہ پیغام حق پہنچانے کے لئے صرف کرتے ہیں۔ ۳۴ خدام نے اس کام کے لئے ایک ایک دن وقف کیا۔ ۲۸ مریضوں کی عیادت اور ۶۰ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ بیس مرتبہ وقار عمل ہوا۔ جن میں سو خدام نے ساڑھے اکہتر گھنٹے کام کیا۔ خالد کے دو نئے خریدار بنائے گئے۔

### ربوہ

نائٹ کلاس کا اجراء کیا گیا۔ خالد کے پندرہ اور تشحیذ کے دو خریدار بنائے گئے۔ چھ ہزار پمفلٹ چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ اسی خدام نے اس ماہ ایک سو بارہ تبلیغی خطوط لکھے۔ آٹھ سو پمفلٹ تقسیم کئے گئے چھ خدام نے سگریٹ نوشی ترک کی تین بیکار خدام کو روزگار دلایا گیا۔ حلقہ جات میں پندرہ وقار عمل ہوئے جن میں ۱۹۶ خدام نے ۳۵ گھنٹے کام کیا۔

SEI
سپیریم بجلی کی موٹریں
مقبولِ عام ۔ خوبصورت ۔ پائیدار ۔ ارزاں ۔ قابلِ اعتماد اور گارنٹی شدہ
½ ہارس پاور سے ۵۰ ہارس پاور تک
خصوصیات ۔ اعلیٰ ٹارک
اعلیٰ کارکردگی
زائد بوجھ اٹھانے کی طاقت
سپیریم الیکٹریکل انڈسٹریز لمیٹڈ
زرین پیلیس ۔ بنک سکوائر ۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۷ ۔ مال لاہور
تار سپیریم
ٹیلیفون نمبر ۳۲۱۴ ۔ ۳۲ ۔ ۶۶۲
کارخانہ :۔ ۲۹ ایف بلاک ۔ گلبرگ II ۔ لاہور
سپیریم بجلی کی موٹریں مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہیں :۔
اے ۔ سی ۔ تین فیز اور ایک فیز ہیں ۴۴۰ اور ۲۲۰ وولٹ پر چلنے والی ۔ ۵۰ سائکل سکورل کیج ۔ انڈکشن ٹائپ جالیدار اور مکمل طور پر بند دونوں قسم کی ۔ کلاس "A" انسولیشن اور برٹش سٹینڈرڈ ۱۶۸ ۔ ۱۶۹ اور ۲۶۱۳ کے مطابق بنی ہوئی ۔
۱ ۔ جالیدار موٹریں ½ ہارس پاور سے ۵۰ ہارس پاور تک ۹۵۰ ۔ ۱۴۴۰ اور ۲۸۰۰ چکروں میں مختلف صنعتی اداروں ۔ آٹے اور تیل کے کارخانوں ٹیوب ویل ۔ سرکاری محکمہ جات مثلاً واپڈا ۔ ریلوے ۔ انہار ۔ زراعت وغیرہ میں شاندار طریقہ پر کام کر رہی ہیں ۔
۲ ۔ مکمل طور پر بند اور قدرتی طور پر ٹھنڈی لوم موٹریں ½ ۴ گنا زائد ٹارک والی ½ ہارس پاور سے ½ ۲ ہارس پاور تک ۷۲۰ اور ۹۵۰ چکروں میں مختلف ٹکسٹائل اور جوٹ ملز اور لوموں پر تسلی بخش دے رہی ہیں ۔
۳ ۔ جالیدار ایک فیز کی موٹریں ½ ہارس پاور سے ۱ ہارس پاور تک بھی بنائی جا رہی ہیں
۴ ۔ مکمل طور پر بند موٹریں ½ ہارس پاور سے ۳ ہارس پاور تک ½ ۷ ۔ ۱۰ اور دیگر ہارس پاور میں ۹۵۰ اور ۱۴۴۰ چکر میں اعلیٰ کارکردگی کی ضامن ہیں ۔
آپ سپیریم موٹروں کو خرید کر ہر طرح پر مطمئن ہوں گے ۔ ہمارے انجینئر موقع پر جا کر ہر قسم کا مشورہ بھی دیتے ہیں

## ضروری اعلان

بل ماہ فروری ۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ مارچ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے جو ایجنٹ ان بلوں کی رقم ۱۰ مارچ ۶۲ء تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی

(مینیجر الفضل)



## امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

## ضروری گزارش

احباب سے ضروری گزارش ہے کہ الفضل کے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں اور ان سے معاملہ کرتے وقت اپنی تسلی ہر طرح کر لیا کریں۔

(مینیجر الفضل)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا محمد نذیر احمد جو کہ بی ایس سی فائنل کا طالب علم تھا عرصہ ۱۰ سال سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت دے۔ (محمد افضل سٹیشن ماسٹر منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات)

۲۔ میرا چھوٹا لڑکا عزیزم نصیر احمد عرصہ سے مختلف عوارضات سے بیمار چلا آتا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ قریشی محمد حسین چک ۲۶ شمالی تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا۔

۳۔ میری اہلیہ کے پتے کا اپریشن ہوا ہے اپریشن تو کامیاب ہو گیا ہے مگر اپریشن کے بعد کے اثرات چل رہے ہیں مجھے خود بھی چند روز سے بندش پیشاب کی تکلیف ہے احباب کرام دونوں کی شفایابی کی دعا فرماویں۔ (ملک عزیز احمد پوسٹ آفس بکس نمبر ۲۶۴ ۵ لاہور)

۴۔ میرے والد محترم مولوی رحمت علی صاحب پریذیڈنٹ چک ۱۳۰/۹-ایل تحصیل ساہیوال منٹگمری عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے

۵۔ خاکسار کی والدہ محترمہ درد گردہ سے بیمار ہیں اور آج کل لاہور ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں سلسلہ سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالرحمٰن خان ایجنٹ احمدیہ پبلیکیشنز کوئٹہ)

## دورہ انسپکٹران وصایا

چوہدری محمد ابراہیم صاحب و سید مبارک احمد شاہ صاحب کو ضلع لاہور و ضلع سیالکوٹ کے دو ماہ کے دورہ پر بھیجا گیا ہے تمام عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان سے تمام امور متعلقہ وصایا کے کام میں پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

# طلباء جماعت نہم کے اعزاز میں الوداعی تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سکول کے طالب علم عزیز نفیس احمد نے کی بعدہٗ عزیز ناصر احمد شمس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض اشعار نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اذاں بعد نمائندہ جماعت نہم عزیز علی احمد طارق نے طلباء جماعت نہم کی طرف سے طلباء جماعت دہم کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ طلباء نے جماعت دہم کی طرف سے عزیزم صاحبزادہ مرزا فرید احمد نے نہایت درجہ پُرخلوص جذبات محبت کے اظہار پر ان کا شکریہ ادا کیا اور ان سے نہ صرف امتحان میٹرک میں بلکہ زندگی کے بڑے سے زیادہ اہم امتحانوں اور علی الخصوص عقبیٰ کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اذاں بعد مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے امتحان میٹرک کی تیاری کے ضمن میں انہیں قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے محنت سے کسی حال میں بھی غافل نہ ہونے اور دعاؤں کا خاص التزام کرنے کی تلقین فرمائی

آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے طلبہ سے خطاب فرمایا آپ نے قرآنی آیات کی روشنی میں امتحانات کے فلسفہ اور حکمت کو واضح فرمانے کے بعد انہیں اس تعلق میں بعض بیش قیمتی نصائح سے نوازا۔ آپ نے سورۃ الشمس کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ ہر نئی تبدیلی کے وقت ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی گذشتہ زندگی پر نظر ڈال کر اپنا محاسبہ کرے اور اپنے عمل و کردار میں جو خامیاں رہ گئی ہوں اُن کو دور کر کے آئندہ زندگی کے لئے نئے سرے سے پروگرام بنائے اور اس طرح آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے کائنات کے اندر رونما ہونے والے تغیرات کا ذکر کر کے اور ان کی قسم کھا کر یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ جس نے بھی اپنے نفس کا محاسبہ کر کے سلامتی اور پرہیزگاری کی راہیں اختیار کیں۔ وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ اور جس نے اصلاح احوال کی فکر نہ کی اور غلط روش پر گامزن رہا وہ نامراد ہوا پس ہر نئی تبدیلی انسان کو محاسبۂ نفس اور اصلاح احوال کی دعوت دیتی ہے

اس تشریح کے بعد آپ نے طلباء جماعت دہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے عزیزو اب ایسا ہی مرحلہ تم کو بھی درپیش ہے تم اپنی تعلیم و تربیت کا ایک خاص مرحلہ طے کرنے کے بعد ایک نئے مرحلہ میں داخل ہو رہے ہو۔ تمہارے حالات اور ماحول میں یہ تبدیلی تمہیں دعوت دے رہی ہے کہ تم اس موقعہ پر اپنے نفس کا محاسبہ کر کے وہ کچھ بننے کی کوشش کرو کہ تم پر قد افلح من زکّٰھا کی قرآنی بشارت صادق آ سکے اور تم کسی حال بھی قد خاب من دسّٰھا کے مصداق نہ بن سکو۔ پس اب جبکہ تم ایک نئے مرحلہ میں داخل ہو رہے ہو تو یاد رکھو کہ یہ تمہارے لئے Stock Taking یعنی جائزہ لینے اور محاسبہ کرنے کا زمانہ ہے اس محاسبہ کے نتیجہ میں گذشتہ خامیوں کو دور کر کے نئے پروگرام کے ماتحت آگے بڑھتے اور بڑھتے چلے جانے کی کوشش کرو۔

عنقریب شروع ہونے والے امتحان میٹرک کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا تم لوگوں نے ایک نئے مرحلہ میں داخل ہونے سے قبل ایک امتحان دینا اور اس میں کامیاب ہونا ہے۔ اس ضمن میں یہ امر کبھی فراموش نہ ہونے دو کہ امتحان انسان کو گرانے کے لئے نہیں بلکہ اُسے آگے لے جانے کے لئے آتے ہیں۔ پس اس امتحان میں کامیابی حاصل کر کے آگے قدم بڑھانے کی کوشش کرو اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس امتحان کی طرح تمہیں زندگی میں اور بھی بڑے بڑے امتحان پیش آئیں گے اور وہ اسی لئے آئیں گے کہ تمہیں اور آگے لے جائیں اور تمہیں تمہارے مقصد میں فائز المرام کر دیں۔ اور پھر وہ امتحان بھی پیش آئے گا۔ جو سب امتحانوں سے بڑا امتحان ہے اور جو عقبیٰ کا امتحان کہلاتا ہے۔ پس قدم بہ قدم محاسبہ کرتے ہوئے ان سب امتحانوں کے لئے تیار ہوتے اور ان میں کامیابی حاصل کر کے آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں بڑی بڑی طاقتیں اور استعدادیں رکھی ہیں ان سے فائدہ اٹھا کر انسان بڑی سے بڑی کامیابی حاصل کر سکتا ہے اور جد و جہد کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے وہ کچھ حاصل کر سکتا ہے کہ جو وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا کیونکہ اگر انسان کوشش کرے اور شکر گذاری کے جذبہ کے ماتحت خدا تعالیٰ کے آگے جھکے تو وہ اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت ذرا سی کوشش کا اتنا بدلہ دیتا ہے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اس پُراثر خطاب کے آخر میں آپ نے طلبہ کو دو باتیں خاص طور پر مدنظر رکھنے اور ان کو مشعل راہ بنانے کی نصیحت کی آپ نے فرمایا ان میں ایک بات منفی ہے اور دوسری مثبت۔ منفی بات تو یہ ہے کہ علم کو کبھی دنیا کمانے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ علم کا مقصد دنیا کمانا نہیں ہوتا بلکہ علم کا مقصد انسان کو صحیح معنوں میں انسان بنانا۔ انسان سے با اخلاق انسان بنانا اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بنانا ہوتا ہے جو محض دنیا کمانے کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ عام انسانیت سے بھی گر کر حیوان بن جاتا ہے اور جو علم کو اس کے حقیقی مقصد کے پیش نظر حاصل کرتا ہے وہ نہ صرف با اخلاق انسان بلکہ با خدا انسان بن جاتا ہے مثبت بات یہ ہے کہ ہر کام میں خواہ وہ بظاہر دنیا ہی کا کام ہو نیت یہی رکھو کہ خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو اس کا جلال چمکے اور دین اسلام کو سربلندی حاصل ہو مراد یہ ہے کہ تم کوئی بھی علم حاصل کرو اپنے اصل مقصد کو کبھی فراموش نہ ہونے دو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ ہم ایک مامور کی جماعت ہیں ہمارا مطمح نظر یہ ہے کہ ہم نے نہ صرف ہر حالت اسلام کی حفاظت کرنی ہے بلکہ دشمنان اسلام سے زمین کا چپہ چپہ چھین کر اسے اپنے آقا و مولیٰ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالنا ہے۔ یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنی ساری طاقتیں اور تمام صلاحیتیں اس راہ میں نہ لگا دیں اور اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف نہ کریں۔

بالآخر طلبہ کے حق میں ان دعائیہ کلمات پر اپنے خطاب کو ختم فرمایا کہ

آپ لوگ جہاں بھی ہوں اللہ تعالیٰ
آپ کے ساتھ ہو وہ آپ کو دینی و دنیوی
ترقیات سے نوازے اور ایسا نور
آپ کو عطا فرمائے کہ خدا تعالیٰ کا
نور آپ کے چہروں پر چمکتا ہوا نظر آئے
آمین"

خطاب کے اختتام پر آپ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت الوداعی تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

## درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم ظہور احمد شاد کا اکلوتا بچہ سہیل ظہور چار یوم سے شدید بخار میں مبتلا ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔
(حکیم عبدالرحمان شاہ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

۲۔ میرے بھتیجے مرزا عبدالقیوم کی اہلیہ کا ذبح کا پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں احباب جماعت سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
مرزا محمد حسین چیچی میکے